Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۶ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ ۔ ۳۱ امان ۱۳۵۳ ہش ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۷۳

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت شروع ہو گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا اور ایمان افروز خطاب سے افتتاح فرمایا

الحمد للہ تعالیٰ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں احباب جماعت کے وعدے ۹ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے سے بھی تجاوز کر چکے ہیں

ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہیں اور حمد اور عزم کے ساتھ شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں

ایجنڈے پر غور کیلئے دو سب کمیٹیوں کے علاوہ صد سالہ جوبلی کے منصوبے اور تعلیمی مسائل سے متعلق دو مزید سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۳۰ امان ــ کل بتاریخ ۲۹ امان ۱۳۵۳ ہش مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر "ایوانِ محمود" میں جماعت احمدیہ پاکستان کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہو گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایوانِ محمود میں تشریف لا کر پُرسوز اجتماعی دعا اور ایمان افروز خطاب کے ساتھ مجلسِ مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور تائید و نصرت کے نشانوں پر اُس کی حمد کرتے اور شکر بجالاتے ہوئے نمائندگانِ شوریٰ کو یہ خوشخبری سُنائی کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں مخلص و فدائی اور ایثار پیشہ احباب جماعت کے وعدے ۹ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے سے بھی تجاوز کر چکے ہیں۔ حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کی تفصیلات اور اس کے نتیجہ میں اشاعت و غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے مجوزہ انتظامات پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو بکثرت اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے اور اُس کی جناب میں سجداتِ شکر بجالانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہیں اور حمد اور عزم کے ساتھ غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ایجنڈے پر غور کے لئے دو سب کمیٹیوں کے علاوہ صد سالہ جوبلی کے منصوبے اور تعلیمی مسائل سے متعلق دو مزید سب کمیٹیوں کا تقرر بھی عمل میں آیا۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دعا

حضور ایدہ اللہ ۴ بجے سہ پہر ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ نمائندگانِ کرام نے جو ملک کے طول و عرض سے تشریف لائے ہوئے تھے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت کیا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد حضور نے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آؤ اب ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ ہمارے غور و فکر اور سوچ میں برکت ڈالے، ہمارے دماغوں کو جلاء بخشے، ہمارے مشوروں کو بابرکت بنائے اور ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ ہی کامیابیوں کی راہوں پر چلائے۔ اِس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نہایت پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے نمائندگانِ کرام کو ایک نہایت ہی رُوح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب سے نوازا۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے احبابِ جماعت کے سامنے اشاعت و غلبۂ اسلام کے کام کو مزید وسعت دینے کی غرض سے بتائیدِ توفیقِ الٰہی ایک بڑا منصوبہ رکھا تھا جو صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے نام (باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۰ امان۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ مجلس مشاورت کے انعقاد کے پیشِ نظر حضور نے نمازِ عصر بھی نماز جمعہ کے ساتھ ہی جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں اٰمن الرّسول بما اُنزل الیہ من رّبّہٖ والمؤمنون (البقرہ) کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ جلسہ سالانہ پر صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ پیش کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو اڑھائی کروڑ روپیہ جمع کرنے کی جو تحریک کی گئی تھی اور جس کے لئے مجلسِ شوریٰ تک وعدوں کی میعاد مقرر کی گئی تھی اس میں اِس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مخلصین جماعت کے وعدے نو کروڑ بیس لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں جبکہ ابھی بہت سے وعدے ایسے ہیں جو میرے علم میں ہیں مگر وہ دفتر کے ریکارڈ میں ابھی شامل نہیں ہوئے۔ اور ابھی بہت سے مزید وعدے بھی آ رہے ہیں، الحمد للہ۔ حضور نے فرمایا ان غیر معمولی فضلوں کو دیکھ کر ہماری زبانیں اور ہمارے قلوب اور ہمارے خیالات و افعال سب اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانوں سے معمور ہو جانے چاہئیں اور ہمیں ہر طرح کے مخالف حالات کے باوجود اِس پختہ یقین پر قائم ہو جانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے بہرحال پُورے ہوں گے اور ہمارے ذریعہ ہی ساری دُنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو گی۔ ہمیں اپنے آقا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر دل کی گہرائیوں سے درود پڑھنا چاہیئے کہ جن کے طفیل ہم نے اپنے رب کو پہچانا۔ خدا کرے کہ حمد اور عزم کا ماٹو ہمیشہ ہمارے سامنے رہے اور ہم بشاشت کے ساتھ مزید قربانیوں کی توفیق پائیں اور ہمارا قدم بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ آمین

ربوہ ۳۰ امان۔ محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف گزشتہ کئی روز سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم قاضی صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے۔ آمین

پبلشر:- مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ امان ۱۳۵۳ ھش

اِستہزاء اور حقارت سے پیش آنے کا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِس امر پر ازحد افسوس کا اظہار فرمایا ہے کہ جب کبھی وہ اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث کرتا ہے تو لوگ اس پر ایمان لانے اور اسکی بیان کردہ صداقتوں کو قبول کرنے اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی اصلاح کرنے کی بجائے اُلٹا اُس مامور کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں، اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسے ہر قسم کی اذیتیں پہنچاتے ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۱)

اس کی وجہ یہ ہے کہ مامورینِ الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ استہزاء سے پیش آنا، انہیں حقارت سے دیکھنا۔ انہیں اذیتیں پہنچانا اور انہیں ان کے مشن میں ناکام بنانے کے لئے فساد انگیز کارروائیوں کو ہوا دینا یہ ایسے بُرے افعال ہیں جن کا انجام اِس دنیا میں بھی ناکامی و نامرادی ہوتا ہے اور آخرت میں بھی بجز خسارہ کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اور وہ خسارہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو دوزخ کا ایندھن بننے کے نتیجہ میں عذابِ الیم سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب ان لوگوں کو موت آئیگی تو یہ اس امر کی تمنا کریں گے کہ اے کاش انہیں ایک دفعہ پھر دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ وہ نیک اعمال بجالا کر نہ صرف دوزخ کے عذاب سے بچ سکیں بلکہ جنت اور اس کے نعماء کے وارث قرار پا سکیں۔ انہیں ہرگز بھی لوٹایا نہیں جائے گا بلکہ اُسوقت انہیں یاد دلایا جائے گا کہ کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو مامورینِ الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کا مذاق اڑایا کرتے اور دکھ دیا کرتے تھے۔ اس جرم کی پاداش میں خدا ان سے کلام تک نہیں کرے گا اور انہیں دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ چنانچہ مرنے کے بعد ان لوگوں کے ساتھ جو بیتے گی اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ ۝ اِنَّہٗ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوْھُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰٓی اَنْسَوْکُمْ ذِکْرِیْ وَکُنْتُمْ مِّنْھُمْ تَضْحَکُوْنَ ۝ اِنِّیْ جَزَیْتُھُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

(المومنون آیات ۱۰۹ تا ۱۱۲)

ترجمہ:۔ (خدا) فرمائے گا (دُور ہو جاؤ) دوزخ میں چلے جاؤ اور مجھ سے کلام مت کرو۔ بات یہ ہے کہ میرے بندوں میں سے ایک گروہ (مامور من اللہ پر ایمان لانے والا) ایسا تھا جو کہتا تھا کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں سو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو سب رحم کرنے والوں میں سے اچھا ہے۔ مگر تم نے ان کو ہنسی مذاق کا مورد بنا لیا یہاں تک کہ انہوں نے (تمہاری دلچسپی کا سامان بن کر) تم کو میری یاد بھُلا دی اور تم اُن سے ہمیشہ ہنسی کرتے رہے۔ ان کے صبر کرنے کی وجہ سے مَیں آج ان کو (مناسبِ حال) بدلہ دوں گا۔ یقیناً وہ کامیاب ہوں گے۔

اگرچہ ان آیات میں مامورینِ الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کو دُکھ دینے اور ان کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھنے والوں کی اُس سزا کا ذکر کیا گیا ہے جو انہیں مرنے کے بعد ملے گی لیکن یہ سزا انہیں دُنیا میں بھی مل کر رہتی ہے کیونکہ ان آیات میں جس موت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے روحانی موت بھی مراد ہے جو اسی دنیا میں ان پر مسلط ہوتی ہے۔ جب ان کی اصلاح کی تمام کوششیں بے نتیجہ رہتی ہیں اور انکے اصلاح پذیر ہونے اور ہدایت کی راہ اختیار کرنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا تو پھر اسی دنیا میں ان پر نزولِ عذاب کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور عذاب کا نازل ہونا اسی دنیا میں دوزخ میں داخل ہونے سے کم نہیں ہوتا۔ برخلاف اِس کے جو لوگ مامور من اللہ پر ایمان لاکر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں اور رضاء الٰہی کی راہوں پر قدم مارنے لگتے ہیں اور استہزاء اور تضحیک اور اذیتوں پر صبر سے کام لیتے ہیں اِس صبر کا بدلہ انہیں اِسی دنیا میں کامیابی اور غلبہ کی صورت میں عطا کیا جاتا ہے۔

بعینہٖ یہی معاملہ ان دونوں گروہوں کے ساتھ اگلے جہان میں پیش آنا مقدر ہوتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کو کمزور اور بے حیثیت سمجھ کر استہزاء اور تضحیک کا نشانہ بناتے اور انہیں ہر طرح سے دکھ دیتے اور اذیتیں پہنچاتے ہیں وہ اِس جہان میں ہی موردِ عذاب بن کر اپنے کئے کی سزا نہیں پاتے بلکہ اگلے جہان میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہوتا ہے۔ جس طرح اِس دنیا میں نزولِ عذاب کے وقت ان کی توبہ قبول نہیں ہوتی اور وہ اپنے کئے کی سزا پاتے ہیں اِسی طرح اُس جہان میں بھی ان کا معذرت کرنا ان کے کسی کام نہ آئے گا، وہ خدا کی جناب سے دھتکار دیئے جائیں گے، خدا تعالیٰ ان سے ہرگز بھی کلام نہیں کرے گا اور انہیں دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔ اس کے بالمقابل جن ایمان لانے والوں کو تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے انہیں اِس دنیا میں ہی غلبہ عطا نہیں کیا جاتا بلکہ اگلے جہان میں بھی انہیں بہترین اجر ملے گا۔ وہ رضائے الٰہی کی جنتوں میں بسیرا کریں گے اور ان میں رہتے چلے جائیں گے۔

الغرض مامور من اللہ پر ایمان نہ لانا جرم ہونے کے باوجود چنداں قابلِ گرفت نہیں ہوتا لیکن مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کو کمزور سمجھ کر استہزاء اور تضحیک کا نشانہ بنانا انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھنا انہیں اذیتیں پہنچا کر ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنا اور اِس طرح فساد فی الارض کا مرتکب ہونا ایسے افعال ہیں جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ازحد ناپسندیدہ ہیں۔ ان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا غضب اِس دنیا میں بھی بھڑکتا ہے اور اگلے جہان میں بھی ضرور بھڑکے گا۔ انسان کے لئے عافیت اِسی میں ہے کہ اگر وہ قصورِ فہم کی وجہ سے حق و صداقت کو قبول کرنے سے محروم رہے تو کم از کم فساد فی الارض کی راہ اختیار نہ کرے بلکہ اِس سے بہر طور مجتنب رہے۔ ایسی صورت میں وہ موردِ غضبِ الٰہی بننے سے بچ جائے گا۔

محترم میر داؤد احمد نوّر اللہ مرقدہٗ کی یاد میں

آدمی خاک کا پُتلا ہی تو ہے۔ کچھ بھی نہیں
زیست اک وعدۂ فردا ہی تو ہے۔ کچھ بھی نہیں

موت رخصت ہوئی اک دِل کا پیارا لے کر
مَیں وہاں پہنچوں تو کِس دِل کا سہارا لے کر

دیدنی آپ کی وہ طرزِ نظامت کہ جو تھی
دیدنی رُوح کی وہ ایک لطافت کہ جو تھی

جذبۂ شوقِ فراواں کہ شب و روز رہا
موجۂ دردِ شبستاں کہ شب و روز رہا

بات تھی تیری تو اِک دینِ محمدؐ کے لئے
ذات تھی تیری تو اِک دینِ محمدؐ کے لئے

اَن گِنت راتیں طریقت میں وہ بیدار رہا
وہ جواں مرگ شریعت کا علمبردار رہا

خوبصورت ہے چمن رُوئے چمن وہ تو نہیں
ہے چمن اب بھی یہ خوشبوئے چمن وہ تو نہیں

(امین اللہ خان سالک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق چار تحقیقی مقالہ جات

محترم ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب خلیل ایم اے پی ایچ ڈی زیورچ سوئٹزرلینڈ

جماعت احمدیہ کی شہرت بھی اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی زمانہ میں ہندوستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں غریب۔ گمنام اور بے ہنر تھے۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
گمنام پاکے مجھ کو ثریا بنا دیا

(درثمین اردو)

اس زمانہ میں یعنی انیسویں صدی کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ الہام بشارت دی کہ

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

نیز فرمایا

"میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

یہ تمہیدی مضمون قارئین الفضل اور ہندو پاکستان کے اکثر اردو دان حضرات کے ذہنوں میں اچھی طرح مستحضر ہوگا۔ اسلئے اب میں نفس مضمون کی طرف آتا ہوں۔

جماعت احمدیہ کی شہرت اور عالمی عزت و وقار کے سلسلہ میں یہاں چار پی۔ایچ۔ڈی کے مقالہ جات کا تذکرہ مقصود ہے جو گزشتہ دس پندرہ برس کے عرصہ میں یورپ اور امریکہ کی چوٹی کی یونیورسٹیوں میں لکھے گئے ہیں۔

ان میں سے سب سے اہم مقالہ مسٹر فشر کی تصنیف ہے جن کا پورا نام ہمفری جان فشر HUMPHREY JOHN FISHER ہے مقالہ کا عنوان یہ ہے

"AHMADIYYAH, A STUDY IN CONTEMPORARY ISLAM ON THE WEST AFRICAN COAST"

یعنی احمدیت مغربی افریقہ کے ساحل پر اس زمانہ کے اسلام کا مطالعہ

مصنف مقالہ کٹر پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں تھیالوجی اور سوشیالوجی کے مضمون میں کیمبرج سے پی ایچ ڈی کر کے کچھ سال فلسطین میں ایک عیسائی مشن کے ساتھ بطور مناد کام کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۵۸-۵۹ء میں انگلستان سے وظیفہ پر سیرالیون نائیجیریا گھانا وغیرہ ممالک میں گئے جہاں راقم الحروف کو بھی ان سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ مقالہ معیاری ہے تاہم چونکہ مصنف عیسائی ہیں اس لئے ان کا تنقیدی انداز قابل تعجب نہیں صرف ایک مثال ملاحظہ ہو مصنف کا خیال ہے کہ حضرت بانی احمدیت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" قرون وسطی کی SWOON THEORY (غشی کا نظریہ) پر زور دیا ہے یعنی یہ کہ بعض یورپین لوگ بھی قرون وسطی میں خیال کرتے رہے ہیں کہ مسیح ناصری صلیب سے بے ہوشی کی حالت میں اتار دیئے گئے تھے مصنف نے اس بات کا حوالہ نہیں دیا کہ کون سے یورپین لوگ قرون وسطی میں مسیح کا بے ہوشی کی حالت میں صلیب سے اترنا SWOON THEORY تسلیم کرتے رہے ہیں۔ نہ ہی ہمیں کسی اور کتاب میں یہ حوالہ مل سکا ہے اس سے بھی بڑھ کر قابل توجہ یہ امر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تھیوری اور تحقیق صرف یہ نہیں کہ حضرت مسیح ناصری بے ہوشی کی حالت میں صلیب سے اتار دیئے گئے بلکہ اس سے بھی اہم تحقیقات یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری ہندوستان میں آئے اور ان کی قبر کشمیر میں موجود ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۶۵ء تک یورپین محققین حضرت مسیح ناصریؑ کا کشمیر میں آنا قابل اعتناء خیال نہیں کرتے تھے مگر گزشتہ چند سالوں میں ان کی توجہ زیادہ سے زیادہ اس امر کی طرف ہوئی ہے کہ مسیح ناصریؑ نہ صرف صلیب سے زندہ اتار دیئے گئے تھے بلکہ فلسطین سے کشمیر ہجرت کر گئے تھے۔ (۲) اور یہ تھیوری اور تحقیق تاریخ مذاہب میں صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔

(۳) اس ضمن میں جرمن محقق کی ایک ٹیم نے قابل قدر مضمون تیار کر کے جرمن رسالہ (ILLUSTRATED) مسمی STERN میں اپریل مئی ۱۹۷۳ء کو اشاعت میں تفصیلی مضمون شائع کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ مسیح ناصریؑ کا کشمیر میں مدفون ہے سائنٹیفک لحاظ سے اور قابل اعتناء ہے۔

مقالہ میں ایک مقام پر لکھا گیا ہے کہ ایک احمدی مبلغ کا خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیح ناصری کے بروز ہی نہیں بلکہ حقیقی اوتار ہیں یہ QUOTATION حوالہ کسی غلط فہمی پر مبنی ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح ناصریؑ کی آمد ثانی کی پیشگوئیوں کے مظہر اور آپ کا ظل ہیں نہ کہ حقیقی اوتار۔

بہرکیف مصنف نے بڑی محنت سے مغربی افریقہ میں احمدیت اور اسلام کی اشاعت تاریخ اور تنظیم کے بارے میں اہم مواد جمع کر کے ماہرانہ ترتیب و ارادت سے پیش کیا ہے کتاب کیمبرج یونیورسٹی انگلستان کا مقالہ ہے اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ قیمت تین یا چار پاؤنڈ ہے مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کے لئے جانے والے مبلغین اور دوسرے پاکستانی حضرات کے لئے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

۲ دوسرا مقالہ

احمدیت کے متعلق ایک اور مقالہ کینیڈا کی مشہور ترین یونیورسٹی میک گل مونٹریال (Mc. GILL MONTREAL) کے شعبہ موازنہ مذاہب کے زیر اہتمام ۱۹۷۰ء میں لکھا گیا ہے۔ مصنف Dr. Spencer Lavan ہیں۔ عنوان حسب ذیل ہے:-

The Ahmadiyya Movement: its nature and its role in nineteenth and early twentieth century India

یعنی جماعت احمدیہ — اس کی کیفیت نیز انیسویں صدی اور بیسویں صدی کے اوائل کے دوران اس کا کردار۔

مقالہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ مسودہ میک گل یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کی لائبریری میں زیر نمبر 53284/ 15.5.1972 محفوظ ہے۔

اس مقالہ کی اطلاع خاکسار کو عزیزم محمد ادریس صاحب پرنسپل Boggs Academy (باگس اکیڈمی) کیزویل Keysville/Ga جارجیا امریکہ نے دی تھی۔ اور انہوں نے میک گل سے خط و کتابت کر کے ضروری حصوں کی فوٹو کاپیاں بھی بھجوا دی ہیں جو میں خلافت لائبریری ربوہ کو بھجوا دوں گا۔

تقریباً چار صد ٹائپ شدہ صفحات ہیں۔ تمہید میں حسب ذیل عبارت بالخصوص قابل توجہ ہے۔

The dissertation is original in several respects, it has explored Ahmadiyyah through a combination of Ahmadi sources, both Urdu and English non Ahmadi sources primarily

"میں قرآن اور احکام قرآنی کی خدمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک مذہب کی خدمت واسطے کمربستہ ہوں اور جان تک میں نے اپنی اس راہ میں لگا دی ہے اور میرا یقین کامل ہے کہ قرآن کے سوا جو کامل اکمل اور مکمل کتاب ہے اسکی پوری طاعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر نجات ممکن ہی نہیں"
(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

In English, archives of the Government of India, and native newspaper reports. The archival material and the newspaper reports are both a relatively new source available to scholars. In case of the former this study utilizes materials not previously made public: with regard to the latter very few scholars have yet fully utilized the remarkable summaries of the Punjab press prepared by the British Government between 1867 – 1924.

ترجمہ:۔ مقالہ نئے اعتبار سے اچھوتا ہے۔ مقالہ نویس نے جماعت احمدیہ کے متعلق تحقیق کرنے میں اردو اور انگریزی کے احمدی ماخذوں، غیر احمدیوں کے اکثر و بیشتر انگریزی ماخذوں، حکومت ہند کے سرکاری ریکارڈ اور ملکی اخبارات کی رپورٹوں سے استفادہ کیا ہے۔ سرکاری ریکارڈ کے مسودات اور اخبارات میں شائع ہونیوالی اطلاعات دونوں ہی نسبتاً نئے ماخذوں کی حیثیت رکھتے ہیں جن تک محققین کی رسائی اب ممکن ہوئی ہے۔ جہاں تک سرکاری ریکارڈ میں محفوظ مسودات کا تعلق ہے اس مقالہ کو تحریر کرنے میں ایسے مواد سے استفادہ کیا گیا ہے جو قبل ازیں عوام کے لئے دستیاب نہیں تھا۔ اور جہاں تک اخبارات میں شائع ہونے والی اطلاعات کا تعلق ہے بہت کم محققین نے پنجاب کے اخبارات کے ان خلاصوں سے استفادہ کیا ہے جو حکومت برطانیہ نے ۱۸۶۷ء اور ۱۹۲۴ء کے درمیانی زمانہ میں تیار کئے تھے۔

مصنف نے تمہید میں اس امر کا ذکر بھی کیا ہے کہ انہوں نے محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی "غیر مطبوعہ" سوانح حیات بھی ان کی اجازت سے مطالعہ کی ہے (یہ سوانح حیات جو نہ صرف دینی، ادبی اور ثقافتی جواہر پاروں کا مجموعہ ہے بلکہ تاریخ پاکستان کا ایک اہم ماخذ (source) ہے۔ دریں اثنا "تحدیث نعمت" کے عنوان سے شائع ہو چکی ہے)۔

مقالہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ضمیمہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیف الاستفتاء (مصنفہ ۱۸۹۷ء) کا انگریزی ترجمہ ملحق کر دیا گیا ہے۔ اسی کتاب کا انگریزی ترجمہ مصنف نے عبد اللہ غازی صاحب کی امداد سے کیا ہے۔

مقالہ کی اشاعت کے بارہ میں خاکسار مصنف سے عنقریب خط و کتابت کر رہا ہے۔ الاستفتاء کا انگریزی ترجمہ بہرصورت اس قابل ہے کہ جلد از جلد شائع ہو جائے۔

تیسرا مقالہ

تیسرے پی۔ایچ۔ڈی مقالہ کے مصنف ایک بھارتی سکھ ڈاکٹر مختار سنگھ سیٹھی ہیں جو کسی زمانہ میں حکومت ہند کی طرف سے ڈسٹرکٹ گزیٹیئر پنجاب کے اعادہ (Revision) کا کام کرتے رہے ہیں۔ جناب امام صاحب مسجد فضل واشنگٹن نے مجھے گذشتہ دنوں زیورچ میں بتایا تھا کہ یہ مقالہ ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ کے زیر اہتمام لکھا گیا ہے۔ اس مقالہ کے خلاصہ کا ترجمہ حیدر آباد دکن کے مشہور رسالہ اسلامک کلچر میں جنوری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون کی کاپیاں عزیزم محمد زکریا صاحب حال مقیم کینیڈا کو بھجوا دی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے ضروری حصوں کا اردو ترجمہ کر کے الفضل میں شائع کرا دیا ہے۔ جو غالباً ۱۹۷۰ء میں الفضل کے کسی شمارہ میں شائع ہوا تھا۔ مقالہ کے متعدد ذیلی عناوین میں سے دو قابل ذکر ہیں۔ ایک (Attitude Towards Sikhism) جس میں حضرت بابا نانک کے مسلمان ہونے کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تاریخی تحقیقات پر بحث کی گئی ہے۔ اور ایک ذیلی عنوان Population of Ahmadiyya احمدیوں کی تعداد ہے جس کی عبارت حسب ذیل ہے:۔

"In 1911 there were 18695 Ahmadiyyes in the Punjab as compared with 1113 aged over 15 in 1901. (Census of India 1911 voll XIV P169) This number rose to 28,816 in 1921 and to 55,908 in 1931. (Census of India 1932) There after no statistics are available. "The community is certainly active" wrote Mr. C. W. Smith in 1943, (Modern Islam in India P 326) "and it flourishes as the green bay tree. It has an exceedingly strong and closely knit organisation."

ترجمہ:۔ ۱۹۰۱ کے مقابلہ میں جبکہ پنجاب میں ۱۵ سال سے زائد عمر کے احمدیوں کی تعداد ۱۱۱۳ تھی ۱۹۱۱ میں یہ تعداد ۱۸۶۹۵ ہو گئی۔ (Census of India 1911 vol XIV P169) ۱۹۲۱ میں یہ تعداد ۲۸۸۱۶ تک اور ۱۹۳۱ میں ۵۵۹۰۸ تک جا پہنچی۔ (Census of India 1932) اس کے بعد کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔ مسٹر سی۔ ڈبلیو۔ سمتھ نے Modern Islam in India P 326 میں ۱۹۴۳ میں لکھا تھا یہ بلاشبہ ایک فعال جماعت ہے اور ایک پھلتے پھولتے سرسبز و شاداب درخت کی طرح پنپ رہی ہے یہ ایک نہایت ہی مستحکم اور مربوط تنظیم کی حامل ہے۔

اسلامک کلچر میں شائع شدہ خلاصہ کی فوٹو کاپیاں خاکسار عنقریب رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں اشاعت کے لئے بھجوا رہا ہے تاکہ سلسلہ احمدیہ کے ریکارڈ میں محفوظ رہیں۔

چوتھا مقالہ

چوتھا پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ پیرس یونیورسٹی فرانس میں ۱۹۶۱ء کے لگ بھگ لکھا گیا تھا مصنف کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور غالباً شمالی افریقہ کے رہنے والے ہیں۔ مقالہ فرانسیسی زبان میں ہے اور مسودہ پیرس یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے۔ خاکسار نے یہ مقالہ پیرس سے منگوا کر مکمل مقالے کی فوٹو کاپیاں جناب امام صاحب مسجد محمود زیورچ کو دیدی تھیں جو انہوں نے آگے مرکز سلسلہ میں بھجوا دی ہیں۔ مقالہ فرانسیسی زبان میں محنت سے لکھا گیا ہے۔ اور فرنچ زبان کے علاقوں میں نیز شمالی افریقہ میں تبلیغ اسلام میں بہت حد تک ممد و معاون ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اشاعت سے قبل قابل اصلاح حصوں کی ترمیم یا ان پر حاشیے (Foot Notes) دے دیئے جائیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا جو نیا تفصیلی ایڈیشن شائع ہو رہا ہے اس میں احمدیت پر مقالہ پروفیسر سمتھ C. W. Smith نے لکھا ہے جس کا اردو ترجمہ خاکسار کی طرف سے رسالہ خالد ربوہ ۱۹۶۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مذکورہ مقالہ جات کے ضروری حصوں کا اردو ترجمہ اور قابل ترمیم حصوں پر تنقید خاکسار کی رائے میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مدون ہونے والے تحقیقی مقالہ کی صورت میں بھی پیش کی جا سکتی ہے۔

حرف آخر

مذکورہ مقالہ جات نہ صرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح پاک علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی تصدیق کا ایک نمونہ ہیں بلکہ ہمارے ان بھائیوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہیں جو اپنے زعم میں احمدیوں کو "غیر مسلم" قرار دیتے رہے ہیں۔

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

آپکے ہزاروں روپے کے قیمتی جانوروں کی جان
شفائے اپھارہ
کے ایک پیکٹ سے بفضلہ ۱۵ منٹ میں بچ جاتی ہے۔ جادو اثر دوا قیمت ۵/ فی درجن ۹/۰۰ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصانہ پیشکش

ایک مخلص احمدی اوچ شریف ضلع بہاولپور سے اپنی چٹھی میں حضور اقدس کی خدمت میں عرض کرتے ہیں:-

"جماعت احمدیہ اوچ شریف کی طرف سے تحریک جدید دفاتر دوم و سوم ۱۱۹/- و ۲۲/- روپے کل -/۱۴۱ روپے کے وعدہ جات کی فہرست حضور والا کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وعدہ جات کی جلد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔"

صدر جماعت احمدیہ بھلی پور ضلع گجرات سے لکھتے ہیں:-

"تقریباً ½ ۱۷ فیصدی کے اضافہ کے ساتھ مبلغ ۴۰۷/۵۰ روپے وعدہ سال رواں جماعت کی طرف سے پیش ہے۔ اس جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہیں جو چندہ میں شامل نہ ہو۔"

ایک مخلص بھائی مغلپورہ لاہور سے لکھتے ہیں:-

"میری دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس مد (تحریک جدید) کا بقایا ہرگز نہ ہونے پائے۔ چنانچہ یکم دسمبر کو تنخواہ ملی تو خاکسار نے گھر پہنچتے ہی چندہ کے ساتھ تحریک جدید کے بھی مبلغ -/۱۲ روپے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سلسلہ میں ضروری ہدایات

۱- کلاس ۱۹ اپریل تا ۳ مئی ۱۹۷۴ء ہوگی۔ شامل ہونے والے خدام ۱۸ اپریل ۱۹۷۴ء شام تک ایوانِ محمود ربوہ پہنچ جائیں۔

۲- قرآن کریم (بہتر ہو کہ تفسیر صغیر) کاپیاں - پین - پنسل اور بستر (موسم کے مطابق) ہمراہ لائیں۔

۳- ہر نمائندہ کے پاس قائد مجلس کا تعارفی خط ہونا ضروری ہے جس میں مکمل کوائف درج ہوں۔

۴- آنے والے خدام جن کے پاس سائیکل ہوں وہ سائیکل ہمراہ لائیں تاکہ عملی پروگرام میں شرکت کر سکیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انسان اشرف المخلوقات ہے

بیالوجی سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ۲۷ مارچ ۱۹۷۴ء کو کالج ہال میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت رانا تحسین الرحمان B.S.C. II نے کی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔

اس کے بعد صدر سوسائٹی نے ڈاکٹر سلطان محمود شاہد
M.SC., PH.D, A.R.I.C, F.C.S (LONDON)
کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے دنیا میں زندگی کی ابتداء اور انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کے بارے میں قرآنی اور سائنسی شواہد کے علاوہ اپنے نظریات پیش کئے۔ اجلاس میں کالج کے پروفیسر صاحبان اور طلباء نے شرکت کی۔ آخر میں صدرِ سوسائٹی نے سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس دلچسپ تقریب کے اختتام کا اعلان کیا۔

(منیر الدین سیال
ایکٹنگ سیکرٹری)

اعلان دار القضاء

مکرم نور احمد صاحب سیکرٹری عزیز کالونی گوجرہ ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی بدر الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کا مندرجہ ذیل ترکہ ثابت ہوا ہے:-

۱- صیغہ تحریک جدید انجمن احمدیہ کھاتہ ۳۸-۶۲۸۱ / ۳۲۶ میں مبلغ -/۲۷۰۰ روپے
۲- انجمن احمدیہ کھاتہ ۴۴۴۳ " " -/۵۰ "
۳- وقف جدید پراویڈنٹ فنڈ ۱۱۶-۱۶۳ و عطیہ نیز الاؤنس ماہ فروری " ۱۳۱۶/۸۹ "
۴- رقم رہن بر مکان عبد القیوم صاحب پراچہ محلہ دارالیمن " -/۲۰۰۰ "
کل مبلغ ۶۰۶۶/۹۳ روپے

مرحوم کے میرے علاوہ درج ذیل وارثان بھی ہیں:-
(۱) صدیقہ بی بی صاحبہ۔ (۲) بشریٰ بی بی صاحبہ۔ (۳) نصرت پروین صاحبہ۔ (۴) شفقت پروین صاحبہ دختران۔

لہذا استدعا ہے کہ ترکہ مذکورہ بالا مرحوم کے وارثان میں بحصص شرعیہ تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سرگودھا اور گوجرانوالہ
کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ
کراؤن بس سروس
آرام دہ اور سبک رفتار بسوں میں سفر کیجئے!

جرمنی و بادی
بواسیر
PILES.
جناب محی الدین صاحب مکان ۱۱۵۲ ایف اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور نے لکھا "میں آپ کی تیار کردہ
(PILES CURE.)
پائلز کیور
۵۲ مریضوں کو استعمال کروا چکا ہوں۔ جو بفضلہ سب کے سب صحت یاب ہو چکے ہیں"۔
فی کورس -/۱۰ روپے۔ مفید لٹریچر مفت۔
کیولیٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶

"جانوروں کا مہلک اپھارہ"
دوائے اپھارہ کے ایک پیکٹ سے غائب
فی پیکٹ -/۵۰۔ درجن -/۴ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ سٹاکسٹ۔
سٹاکسٹ:- ناصر دین میڈیکل ہال گولبازار ربوہ

ضرورت منشی
سرگودھا ڈویژن میں ایک زرعی فارم کے لئے ایک قابل اور محنتی احمدی منشی کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی باڑی کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ صحت مند سابق فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
اپنے امیر یا صدر حلقہ کی تصدیق سے درج ذیل پتہ پر ۱۰ اپریل تک درخواستیں بھجوادیں یا حاضر ہو کر بالمشافہ گفتگو کریں۔
ش۔ الف
معرفت حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ

حیوانات آپکا قیمتی سرمایہ ہیں ان کو ہر بیماری سے بچائیے۔ اپھارہ سے بچاؤ کے لئے
اکسیر اپھارہ کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے۔ فی پیکٹ -/۱ درجن -/۸ دو درجن سے زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
حیوانات کی امراض اور ان کا کامیاب علاج کے متعلق رسالہ مفت
کیولیٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶، ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ویں مجلسِ مشاورت

(بقیہ صفحہ اوّل)

سے موسوم ہے۔ ابتداءً اس کے لئے میں نے اڑھائی کروڑ روپے کی تحریک کی تھی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو پانچ کروڑ روپے دینے کی توفیق عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور احبابِ جماعت نے اخلاص اور فدائیت کے جذبہ کے ماتحت وعدے پیش کرنے شروع کئے جن کا سلسلہ اس وقت سے مسلسل جاری ہے۔ ابھی دو اڑھائی گھنٹہ قبل میں نے خطبہ جمعہ میں احباب کو بتایا تھا کہ اس فنڈ میں ۹ کروڑ بیس لاکھ روپے کے وعدے ہو چکے ہیں۔ چونکہ وعدے موصول ہونے کا سلسلہ برابر جاری ہے سو میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کے جذبات سے معمور ہو کر احباب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب وعدوں کی کل میزان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹ کروڑ ۵۴ لاکھ ۴۸ ہزار چھ سو نو روپے ہو چکی ہے۔

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ ۹ کروڑ ۵۴ لاکھ ۴۸ ہزار چھ صد نو روپے کے وعدوں میں بیرونی ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے وعدے بقدر ۴ کروڑ ۱۲ لاکھ ۴۵ ہزار چار صد ستاون روپے ہیں اور پاکستانی جماعتوں کے وعدوں کی مقدار ۵ کروڑ ۴۲ لاکھ تین ہزار ایک سو باون روپے بنتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس وقت پچاس ممالک ایسے ہیں جن میں احمدی بستے ہیں اور ان میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ ان میں سے ابھی بیس ممالک کی جماعتوں کے وعدے موصول ہونے باقی ہیں۔ چنانچہ وعدے ابھی موصول ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز وعدوں کی مقدار ۹ کروڑ ۵۴ لاکھ ۴۸ ہزار چھ سو سے بھی تجاوز کر جائے گی۔ حضور نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ بیرونی ممالک کی جماعتوں میں سے سب سے اچھا نمونہ انگلستان کی جماعت نے دکھایا ہے۔ انگلستان کے احباب کے وعدے اڑھائی کروڑ روپے تک پہنچ چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی فضلوں اور تائید و نصرت کے ان درخشندہ نشانوں پر ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم حمد کے جذبات سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہیں اور حمد اور عزم کے ساتھ غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

بعد ازاں حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کی تفصیلات اور اشاعت و غلبہ اسلام کی مہم کو وسیع تر اور تیز تر کرنے کے مجوزہ انتظامات پر بہت ایمان افروز انداز میں روشنی ڈالی اور اس ضمن میں احبابِ جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا اس عظیم منصوبے کے انتظامی امور پر غور کرنے کے لئے بارہ ارکان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے گی جو چار علماء، چار بزرگ اصحاب اور چار مخلص و ایثار پیشہ نوجوانوں پر مشتمل ہو گی۔ حضور کا یہ بصیرت افروز اور رُوح پرور خطاب دو گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

افتتاحی خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان کرام کے مشورہ سے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور مخلوط تعلیم کے مسئلہ پر غور کے لئے ۲ دو خصوصی سب کمیٹیوں کے علاوہ ایجنڈے پر غور کے لئے ۲ دو علیحدہ سب کمیٹیوں کے تقرر کی منظوری مرحمت فرمائی اس طرح مجموعی طور پر چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل کے وقت حضور کے ارشاد پر علی الترتیب محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور اور محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کو حضور ایدہ اللہ کے ساتھ بیٹھ کر کام میں ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ اس طرح درج ذیل سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا:-

(۱) سب کمیٹی منصوبہ صد سالہ جوبلی

اراکین: محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم ملک سیف الرحمن صاحب محترم سید محمود احمد صاحب ناصر، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپور، محترم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی محترم رانا محمد خاں صاحب بہاولنگر، محترم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ، محترم عطاء المجیب صاحب راشد ربوہ، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ربوہ، محترم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب سرگودہا اور محترم میاں غلام احمد صاحب لائلپور،

صدر: محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر

سیکرٹری: محترم چوہدری حمید اللہ صاحب۔

(۲) سب کمیٹی برائے مسئلہ مخلوط تعلیم

اراکین: محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر۔ محترم مرزا خورشید احمد صاحب۔ محترم نسیم سیفی صاحب۔ محترم چوہدری رشید احمد صاحب۔

صدر: محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔

سیکرٹری: محترم نسیم سیفی صاحب

(۳) سب کمیٹی بیت المال

تعداد اراکین: ۳۴

صدر: محترم مرزا عبدالحق صاحب

سیکرٹری: محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال (آمد)

(۴) سب کمیٹی تحریک جدید و وقفِ جدید

تعداد اراکین: ۳۶

صدر: محترم چوہدری انور حسین صاحب

سیکرٹری: محترم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد ۷½ بجے شام افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا بعدۂ حضور نے ایوانِ محمود سے مسجد مبارک تشریف لے جا کر وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس مزید دو روز (۳۰ و ۳۱ امان) جاری رہیں گے جن میں ایجنڈے کی تجاویز پر غور کر کے حضور کی خدمت میں مشورے پیش کئے جائیں گے۔

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں آئی کیمپ (EYE CAMP) قائم ہو چکا ہے اور خدا کے فضل سے کئی اپریشن ہو چکے ہیں۔ ربوہ اور مضافات کے آنکھوں کے مریض جن کو موتیابند یا کالا موتیا ہو فوری طور پر ہسپتال تشریف لا کر مشورہ کریں مگر بستر ضرور ہمراہ لائیں۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں عزیز محمد صاحب قریشی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر و نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ شہر و ضلع کیمبلپور ۱۵، ۱۶ امان کی درمیانی شب تقریباً ۱۰ بجے ستر سال کی عمر میں بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے روز مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی جماعت کے سب احباب شریک ہوئے۔ پھر مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آپ کی ساری اولاد کو صبرِ جمیل اور آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق بخشے اور مخلص و فدائی احمدی بنائے۔ آمین۔

مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع کیمبلپور والد محترم کی لمبی علالت کے دوران بڑی محبت اور توجہ سے علاج فرماتے رہے اور پھر وفات پر آپ اور جملہ احبابِ جماعت و خواتین نے نیز غیر از جماعت اصحاب نے بڑی محبت اور خلوص کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار فرمایا۔ خاکسار تہہ دل سے سب عزیزان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد سعید قریشی ایم۔اے، بی ایڈ ۶۴-۱۰۱ اقبال روڈ کیمبلپور)

درخواستِ دعا

خاکسار کے بازو کا پلستر پانچ ماہ کے بعد اتار دیا گیا ہے۔ بازو کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے مگر کندھے میں تا حال سخت درد ہے۔

احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عباد اللہ گیانی
مینیجر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴